3755 ـ خاوند اوربیوی كےمابین فقھی اختلافات كی وجہ سے گھریلو كشیدگی

سوال

ميرا خاوند شافعى مسلك سے تعلق ركھتا ہے اوروہ اس ميں متعصب ہے ، اورجب ميں كسى فتوى كواختيار كرتى ہوں كہ دليل كے اعتبار سے يہ قوى اورصحيح ہے اوراس ميں مذاہب اربعہ كونہيں ديكھتى تومیرا خاوند كہتا ہے كہ مجھے ايسا كرنے كا كوئي حق نہيں ، حالانكہ ميں كوئي عالمہ نہيں توكيا يہ صحيح ہے ؟
ميرى آپ سے گزارش ہے كہ آپ ميرے سوال كا جواب ضرور ديں كيونكہ اس كى وجہ ميں ميرے گھرميں بہت كشيدگى پائي جاتى ہے ۔

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اس كے جواب ميں كچھ معلومات كى ضرورت ہے كہ كچھ جوانب كا علم ہونا چاہيے :

1 ـ كسى بھى مذہب ميں تعصب ركھنا سے دور رہنا چاہيے اس كى بہت ہى زيادہ اھميت ہے چاہے وہ مذہب فقہى ہو يا پھر فكرى وغيرہ ، بلكہ اس سے دور ہٹ كر كتاب وسنت كے سامنے سر تسليم خم كرنا چاہيے كہ جوقرآن و سنت ميں ہے اسے تسليم كيا جائے اوران كے طريقے كواپنا طريقہ بنايا جائے ۔

2 ـ فقہاء كے اقول لينے ميں ايک چيز جسے ميلان كا نام ديا جاتا ہے بھى پائي جاتى ہے ، اس ميں اس قدر ترجيح نہيں ہوتى جتنى كہ خواہش اور رخصتوں پر چلنے اور انسان اپنى غرض كے موافق اقوال كولينے ميں ہوتى ہے ۔

اورپھر انسان ميں تاويل كى بھى ايک نوع ہوتى ہے اوربعض اوقات كچھ ايسے دوافع پائے جاتے ہيں جنہيں وہ صحيح سمجھتا ہے ، اوراس كى غلطى اسے جلدواضح نہيں ہوتى بلكہ كچھ مدت گزرنے كے بعد اسے وہ غلطى نظر آتى ہے ۔

تو اس ليے كسى قول كواختيار كرنے يا اس كى ترجيح ميں ضرورى ہے كہ پہلے اس مسئلہ ميں دراسہ كرليا جائے اوراس كے دلائل كو ديكھ كرانہيں پركھا جائے اورہر فريق كے دلائل اوربراہين كا تتبع كركے موازنہ كيا جائے كہ كس كے دلائل صحيح ہيں جوكہ ايک متمكن طالب علم ہى كرسكتا ہے ، يا پھر دينى علم ميں مشہور عالم جوكہ ورع و تقوى ميں معروف ہے اوراس پر نفس بھى مطمئن ہوكہ اس ميں اخلاص اور وسعت علم بھى ہے وہ كرے ، تو جس كے دلائل

قرآن و سنت کے مطابق ہوں اسے مان لیا جائے۔

3 ۔ ازدواجی زندگی میں گھر کے اندر اختلافات سے بچنا ضروری ہے اور اولی ہے ، کسی رائے کودوسری رائے پر مقدم کرنے یا کسی مذہب کوکسی مسئلہ میں مقدم کرنے میں اختلافات سے بچنا چاہیے جب کہ وہ مسئلہ بھی ایسا ہوجس میں کئي ایک اقوال کا احتمال ہو اوروہ آپس میں معارض بھی ہوں ۔

اوراس میں یہ کوشش اورحرص کرنی چاہیے کہ خاوند کوبڑے آرام سے اس پر مائل کریں کہ وہ دلائل پر اعتماد کرے نا کہ کسی خاص مسلک اورمذھب اورقول پر ، کیونکہ کومذاہب میں کوئي مذہب اورعالم ہر وقت صحیح نہیں ہوتا بلکہ بعض اوقات اس میں تبدیلی بھی آسکتی ہے ۔

اورجب کسی بھی امام کا قول مشہوردلیل اورحدیث کے مخالف ہو تو اسے ترک کرنا ضروری ہے جیسا کہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالی خود ہی فرماتے ہیں :

جب میرا قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مخالف ہو تومیرا قول دیوار پر دے مارو ۔

تواس سے یہ معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر عمل ہوگا نہ کہ کسی امام کے قول پر۔

اس لیے اگرآپ اورآپ کا خاوند متمکن شرعی طالب علم نہیں تو پھر آپ کسی عالم دین سے رجوع کریں اوراس سے مسائل پوچھیں ، اوریہ بھی ممکن ہے کہ آپ کسی ایک عالم دین کے بارہ میں اتفاق کرلیں ہم اس سے مسائل پوچھا کریں گے تو یہ بہتر ہے ۔

اوراگرآپ کسی ایک عالم کو اوروہ کسی دوسرے عالم کو اختیار کرتا ہے تو پھر آپ اس میں بھی قرآن وسنت کے دلائل کوسامنے رکھیں اورآپ قرآن وسنت کے دائرہ میں رہتےہوئے ان عالموں کی بات تسلیم کریں ، اوراگرآپ کوسمجھ نہیں آتی توپھر ان سے پوچھیں اوراس پر عمل کریں اگروہ غلط بتائے گا توجواب دہ ہوگا ۔

خاوند اپنے عالم دین کی بات مانے اورآپ اپنے کی ۔(لیکن قرآن وسنت کو معیار بنائیں) ۔

واللہ اعلم .